قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ابوسعید

Online Edition

بدھ 23 ستمبر 2020ء | 06 صفر 1442 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:225

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مَنۡ بَنَی لِلّٰہِ مَسۡجِدًا صَغِیرًا کَانَ أَوۡکَبِیرًا بَنَی اللّٰہُ لَہُ بَیۡتًا فِی الۡجَنَّۃِ۔

(جامع ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب مَا جَاءَ فِی فَضۡلِ بُنۡیَانِ الۡمَسۡجِدِ)

جس نے اللہ کی خاطر چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

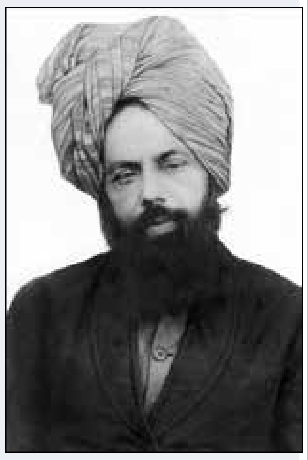

مسجد کی اصل زینت نمازیوں سے ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اُن نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اُس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیاداروں نے ایک مسجد بنوائی تھی، وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرادی گئی۔ اُس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملادی گئی تھی۔مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 491 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

’’جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظرانداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

’’مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال اُن کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اُس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا تعالیٰ کے لئے اختیار کرتے ہیں اور اُس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے، خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا غفلت اور کسل ہو، سب سے اپنے تئیں دور لے جاتے ہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 653-654 اشتہار نمبر 270 بعنوان ’’تبلیغ الحق‘‘ مطبوعہ ربوہ)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ

(البقرۃ:129)

اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے۔ اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار اُمّت پیدا کر دے۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا۔ اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی دعا کو تو خدا تعالیٰ نے ایسا قبول فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ وہ جگہ تمام دنیا کی مساجد کا محور بن گئی اور اس کو اللہ تعالیٰ نے بنانا تھا۔ اور ان دونوں کی ذریت سے وہ عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جنہوں نے فرمانبرداری اور اطاعت اور عبادت کے بھی نئے اور عظیم معیار قائم کر دیئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں دعاؤں اور عبادتوں کے معیار قائم کروا دیئے اور پھر ہمیں حکم دیا کہ لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورۃ الاحزاب:22) یقیناً تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں اُسوہ حسنہ ہے۔ اور اُس اُسوہ حسنہ میں ہم نے کیا دیکھا؟ آج مسجد کے حوالے سے مَیں بات کرتا ہوں تو عبادتوں کے جو نئے سے نئے معیار قائم ہو رہے ہیں۔ یہ نہ صرف خود قائم کئے بلکہ صحابہ میں وہ روح پھونک دی کہ جنہوں نے عبادتوں کے نئے سے نئے معیار قائم کئے۔ ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھنے کے لئے مدینہ میں پہنچ کر سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مسجد کی بنیاد رکھی تا کہ اُمّت کے افراد خدائے واحد کی عبادت کرنے کی طرف متوجہ رہیں۔ ایک جگہ جمع ہو کر سب عبادت کرسکیں۔ پھر دنیا نے یہ بھی دیکھا کہ مسجدِ نبوی دن رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی آماجگاہ بن گئی اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ پس اللہ کے گھر کی تعمیر کے ساتھ اپنی نسلوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے کی کوشش اور دعا بھی ہونی چاہئے۔ تبھی مسجد کی تعمیر کے مقصد کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ اینٹ، سیمنٹ، لکڑی کے جو ڈھانچے ہیں یہ کھڑے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ پس یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہم کچھ مالی قربانی کر کے مسجد کی تعمیر کر دیں گے تو ہماری ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔ مسجد کی تعمیر کی جو بنیادی اینٹ ہے اس سے لے کر چھت تک پہنچنے والی ہر اینٹ جب رکھی جا رہی ہو تو اسے پہنچانے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کا فرض بنتا ہے کہ اس کی آبادی کے لئے بھی دعا کرتے رہیں تا کہ ہمارے دل بھی خدا تعالیٰ

بقیہ صفحہ 4 پر

اس شمارہ میں

- سائے میں تیرے دھوپ نہائے بصد نیاز (منظوم)
- خَیۡرُ الۡجَلِیۡسِ فِی الزَّمَانِ کِتَاب
- درود شریف کی اہمیت و برکات
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

دربارِ خلافت

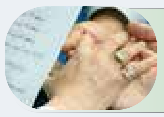

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات اور آپ کے حوالے سے جو آپ نے بعض حکایات بیان کیں ان کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مختلف تقاریر میں بیان کیا ہوا ہے ان کو مختلف جگہوں سے لے کے میں آج بیان کروں گا۔ ہر واقعہ یا حکایت علیحدہ علیحدہ اپنے اندر ایک نصیحت کا پہلو رکھتی ہے۔ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ افراد جماعت کو اپنے علم میں اضافہ کرنا چاہئے۔ دینی علم رکھنے والے حالات حاضرہ سے بھی واقفیت رکھیں اور تاریخ سے بھی واقفیت رکھیں۔ خاص طور پر وہ جن کے سپرد تبلیغ کا کام ہے۔مربّیان ہیں، مبلغین ہیں ان کو چاہئے کہ خاص طور پر توجہ دیں۔ آج کل کی دنیا میں تو یہ معلومات فوری طور پر بڑی آسانی سے مہیا ہو جاتی ہیں۔ بہرحال ایک حکایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمائی ہے جو علمی استعداد بڑھانے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔موقع محل کے مطابق اپنی علمی صلاحیت کے اندر رہنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے اور حقیقی بزرگی کے معیار کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم نے یہ واقعہ سنا ہوا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص تھا جو بڑا بزرگ کہلاتا تھا۔ کسی بادشاہ کا وزیر اتفاقاً اس کا معتقد ہو گیا اور اس نے ہر جگہ اس شخص کی بزرگی اور اس کی ولایت کا پروپیگنڈا شروع کر دیا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ بڑے بزرگ اور خدا رسیدہ انسان ہیں۔ یہاں تک کہ اس نے بادشاہ کو بھی تحریک کی اور کہا کہ آپ ان کی ضرور زیارت کریں۔ چنانچہ بادشاہ نے کہا اچھا فلاں دن میں اس بزرگ کے پاس جاؤں گا۔ جو بنا ہوا بزرگ ہے یا جسے تم بزرگ کہتے ہو۔ بہرحال وزیر نے یہ بات فوراً اس بزرگ کو پہنچا دی اور کہا کہ بادشاہ فلاں دن آپ کے پاس آئے گا۔ آپ اس سے اس طرح باتیں کریں تا کہ اس پر اثر ہو جائے اور وہ بھی آپ کا معتقد ہو جائے۔ اگر بادشاہ معتقد ہو گیا تو پھر باقی رعایا بھی پوری توجہ دے گی۔ بہرحال آپ لکھتے ہیں کہ معلوم نہیں وہ بزرگ تھا یا نہیں مگر جو آگے واقعات ہیں ان سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ بیوقوف ضرور تھا۔ جب اسے اطلاع پہنچی کہ بادشاہ آنے والا ہے اور اس سے مجھے ایسے باتیں کرنی چاہئیں جن کا اس کی طبیعت پر اچھا اثر ہو تو اس نے اپنے ذہن میں کچھ باتیں سوچ لیں اور جب بادشاہ اس سے ملنے کے لئے آیا تو کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت! آپ کو انصاف کرنا چاہئے۔ دیکھئے مسلمانوں میں سے جو سکندر نامی بادشاہ گزرا ہے وہ کیسا عادل اور منصف تھا اور اس کا آج تک کتنا شہرہ ہے۔ حالانکہ سکندر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے سینکڑوں سال پہلے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی پہلے ہو چکا تھا مگر اس نے سکندر کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد کا بادشاہ قرار دے کر اسے مسلمان بادشاہ قرار دے دیا۔حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی سینکڑوں سال بعد ہؤا تھا کیونکہ سکندر خلافت اربع کے زمانے میں تو ہو نہیں سکتا تھا کیونکہ اس وقت خلفاء کی حکومت تھی۔حضرت معاویہ کے زمانے میں بھی نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ اس وقت حضرت معاویہ تمام دنیا کے بادشاہ تھے۔ بنو عباس کے ابتدائی ایام خلافت میں بھی نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ اس وقت بھی وہی رُوئے زمین کے حکمران تھے۔ پس اگر سکندر مسلمان تھا تو وہ چوتھی پانچویں صدی ہجری کا بادشاہ ہوسکتا ہے حالانکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سینکڑوں سال پہلے گزرا ہے۔تو وہ جو سینکڑوں سال پہلے کا بادشاہ تھا اسے اس شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی امت

بقیہ صفحہ 4 پر

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ ۔اَسَاَلُکَ خَیْرَہٗ وَ خَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ

(ترمذی کتاب اللباس)

ترجمہ: ’’اے میرے اللہ! تو ہی تعریف کا مستحق ہے، تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ میں تجھ سے اس کپڑے کے فائدے مانگتا ہوں اور اس کی بھی خیر چاہتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔ اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کپڑے کے نقصان اور اس مقصد کے شر سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے‘‘۔

یہ پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی نیا کپڑا پہننے کی دعا ہے۔

حضرت اُمِّ سلمٰی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو کپڑوں میں سے قمیص بہت پسند تھی۔ (ترمذی)

آنحضرت ﷺ کا پسندیدہ رنگ سفید تھا مگر آپؐ نے سرخ، سبز اور زعفرانی رنگ بھی استعمال فرمائے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

’’سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ بہترین لباس ہے‘‘

(ترمذی)

مرسلہ: قدسیہ محمود سردار

سائے میں تیرے دھوپ نہائے بصد نیاز

سائے میں تیرے دھوپ نہائے بصد نیاز
اے چھاؤں چھاؤں شخص تیری عمر ہو دراز

اے اپنے ربّ کے عشق میں دیوانے آدمی
دیوانے تیرے ہم کہ ہؤا تو خدا کا ناز

کیوں کر کھلے خدا جو نہ دیکھو وہ آدمی
سجدہ کرے زمیں پہ تو ہو عرش پر نماز

آیا زباں پہ اسمِ گرامیؑ کہ بس ادھر
پرنم ہوئی وہ آنکھ وہ سینہ ہؤا گداز

اتنی ہی اس چراغ کی لو تیز ہو گئی
جتنی بڑھی ہوائے مخالف میں سازباز

اس پر ہے ختم اس سے ہی جاری ہے روشنی
اک درخدا نے بند کیا سو کئے ہیں باز

ہر جامِ عشق اس کے ہی لب سے ہے لب بہ لب
شائد ابھی یہ راز ہے شائد رہے نہ راز

دیتا ہے بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر
ہر دور کو ہے ساقی کوثر پہ اپنے ناز

(یہ زندگی ہے ہماری۔ نگارِ صبح کی اُمید میں صفحہ 33-34)

عبید اللہ علیم

اداریہ

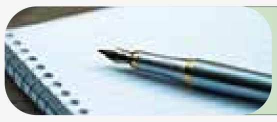

خَیۡرُ الۡجَلِیۡسِ فِی الزَّمَانِ کِتَاب

(قسط اول)

اپنے اداریہ کے عنوان کا چناؤ کرنے کے لئے خاصی مشکل کا سامنا ہے کیونکہ مجھے آج اپنے ایسے وفادار ساتھی، ہم نشین، قابلِ قدر رہنما، معلم اور مربی کا ذکر کرنا ہے جو ''کتاب'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ کتب سے محبت علم اور ترقی کی ضمانت ہے۔ میں نے مشہور عربی شاعر متنبی کے مصرعہ کو اپنے اداریہ کا عنوان دے کر بہت سے کتب خانوں کے مالکوں کی ترجمانی کرنے کی کوشش کی ہے اور آج کے دَور میں کتاب سے دوری اور کتب بینی سے عدم لگاؤ کی وجہ سے کتاب بینی سے محبت کو اُجاگر کرنا مقصود ہے۔

اس مصرعہ کا ترجمہ یہ ہے کہ ''فی زمانہ بہترین ساتھی کتاب ہے''۔ علم دوست احباب نے کتاب کو اچھے ہم نشین و رفیق و ساتھی، بہت اچھی مونس وغم خوار، ہمدم و شریک، سیر گاہ، علم سے بھرا خزانہ اور دانشمندی سے بھرا ہوا ظروف قرار دیا ہے۔

کسی عرب کا قول ہے کہ ''میں نے چالیس برس اس طرح بسر کیے کہ میں نہ کبھی رات میں سویا نہ میں نے کبھی دوپہر کو آرام کیا نہ کبھی ٹیک لگائی مگر کتاب میرے سینے پر اور گود میں رہی۔''

(اسلامی کتب خانے از محمد عبدالحلیم چشتی صفحہ 222)

مشہور شاعر آتش نے کہا کہ

ع سینہ مرا ہے کتاب علم الکلام کی

اس سے مراد یہ ہے کہ میں اس قدر مطالعہ کرتا ہوں کہ ہر وقت علم الکلام کی کتاب میرے سینہ پر رہتی ہے یا سینے سے مراد علوم بھی ہیں جیسے رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ (طٰہٰ:26) کی دعا سکھلائی گئی کہ اے اللہ! میرا سینہ کھول دے۔ شاعر کہتا ہے کہ میں نے اس قدر مطالعہ کتب کیا ہے کہ سینہ کے اندر بے شمار اور انگنت کتب ہیں کہ اب وہ سینہ علوم کی کتاب ہی لگتا ہے۔

عربوں میں کتب سے محبت

عرب بھی کتابوں کا ذکر بڑی محبت اور عزت کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ آنحضور ﷺ کے دور مبارک میں ہی قرآن کریم کو جمع کرنے کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا اور آپؐ کی وفات کے بعد احادیث کی تدوین کا کام شروع ہو گیا تھا اور چھوٹے چھوٹے اور بعض بڑے بڑے ذخیرے اکٹھے ہو گئے تھے یا جلدوں میں محفوظ ہو چکے تھے اور صحابہ و تابعین ان کو بڑے پیار کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ پڑھا کرتے تھے بلکہ صرف دیکھنے کے لئے سینکڑوں میل کا سفر بھی طے کرتے رہے۔

عرب، کتب کو اپنا وفادار ساتھی اور رہنما تصور کرتے اور کتب کا تذکرہ شفیق بھائی یا دوست کی محبت کے تذکرے کی طرح کرتے۔

تاریخ اسلام نے ایک دلچسپ واقعہ محفوظ کیا ہے کہ کسی خلیفہ نے ایک عالم کو ایک دن شام کو گفتگو کے لئے بلوا بھیجا۔ عالم نے جواب بھجوایا کہ اس وقت میرے پاس کئی حکماء بیٹھے ہوئے ہیں اور میں ان سے مصروف گفتگو ہوں۔ فارغ ہو کر آتا ہوں۔ اس وقت ان کے اردگرد کتب کا انبار لگا ہوا تھا اور وہ مطالعہ میں مصروف تھے۔ جن کو انہوں نے حکماء سے تشبیہ دی۔

(کتب خانے از محمد شفیق قیصر صفحہ 73-74)

ابتدائی مسلم معاشرے میں کتب کی عظمت، اہمیت اور افادیت بہت زیادہ رہی ہے۔ بادشاہوں اور حکمرانوں نے بہت بڑے بڑے کتب خانے بنوائے جہاں رعایا کتب پڑھنے آیا کرتی تھی۔ کتب لکھنے اور تیار کرنے کے لئے رعایا میں حوصلہ افزائی کے لئے انعامات تقسیم کئے جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے علوم کے موجد اور بانی مبانی مسلمان سائنس دان اور دانشور رہے ہیں۔

- جرجی زیدان لکھتے ہیں کہ

''مسلمانوں نے اس وقت کے تمام علوم و فنون، فلسفہ، طب، نجوم، ریاضی، ادب، تاریخ وغیرہ وغیرہ جو تمام اقوام عالم میں رائج تھے اپنی زبان میں لے لیا اور امم متمدنہ میں سے کسی کو نہ چھوڑا جس کی زبان سے عربی میں کتابیں نہ ترجمہ کی ہو.... مسلمانوں نے تمام علمی ذخیرہ صرف ڈیڑھ صدی میں جمع کر لیا تھا۔''

(علوم عرب اردو ترجمہ اسلم جیراجپوری مطبوعہ علی گڑھ 1907ء۔ از کتب خانے از محمد شفیق قیصر صفحہ 49-50)

- مسلمانوں نے اپنی علم دوستی کی بدولت عربی زبان کو اس قدر متمول بنا دیا کہ لیبان کو یہ کہنا پڑا کہ

''یورپ کی یونیورسٹیاں 600 برس تک عربی کتابوں کے ترجمہ پر زندہ رہیں۔''

(العلم و العلماء اردو ترجمہ عبدالرزاق ملیح آبادی، ندوۃ المصنفین دہلی صفحہ 27)

- ایک ہندو فاضل ڈاکٹر سر پی رائے نے بیان کیا کہ

''اگرچہ میں خود مسلمان نہیں ہوں لیکن اسلام نے علوم و فنون کے میدان میں جو بازی جیتی ہے اس کو سوچتا ہوں تو میرا ایشیائی دل فخر و مسرت سے بدل جاتا ہے۔''

(اسلامی تہذیب اور قومی تعلیم از سر پی رائے جامعہ دہلی صفحہ 1924ء)

- عہد عباسی کے روحِ رواں خلیفہ مامون نے اپنے دور میں کتاب کی عظمت و اہمیت اور افادیت کو رعایا میں عام کیا۔ کثرت سے کتب خانے تعمیر کروائے۔ وہ کتاب کے حوالے سے لکھتا ہے:

''نفس انسانی کو کتاب سے بڑھ کر کوئی چیز فضیلت دینے والی نہیں اور نہ اس سے زیادہ کوئی چیز انسان کے سینہ کو کھولنے والی ہے نہ اس سے بڑھ کر کوئی شے باعثِ فخر ہے نہ اس سے زیادہ دل و دماغ کو روشن کرنے والی کوئی اور شے ہے نہ اس سے بڑھ کر کوئی چیز زبان کو کھولنے والی ہے نہ اس سے مضبوط ترین کوئی ڈھال ہے نہ اس سے زیادہ موافقت کرنے والی کوئی چیز ہے نہ اس سے کمتر مخالفت کرنے والی کوئی چیز ہے وہ بلیغ ترین اشارہ ہے اور سب سے زیادہ مواد کو واضح کرنے والی چیز کتاب ہے۔

اس کا فائدہ بہت ہے یہ زیادہ گرانبار نہیں اس میں فساد کچھ نہیں اس کا انجام قابلِ تعریف ہے، کتاب ایسی بیان سرا اور داستان گو ہے جو کبھی ملول نہیں ہوتی اور ایسی ساتھی ہے جو کبھی نادار و مفلس نہیں ہوتی اور ایسی ہم نشین شے ہے جو تم سے کبھی گریز نہیں کرتی۔ یہ گزرے ہوئے دانشوروں کی دانش کی، حکمتوں کی اور گزشتہ اقوام کے کارناموں کی ترجمان ہے، یہ ان چیزوں کو زندہ کرتی اور حیات تازہ بخشتی ہے جنہیں نصیبہ مٹا دیتا ہے، زمانہ پوشیدہ کر دیتا ہے جن باتوں کو غباوت ڈھانپتی ہے یہ ان کو ظاہر کرتی ہے ثقہ جب ان سے قطع تعلق کرتا ہے یہ اس سے تعلق نہیں توڑتی ہے، بادشاہ بھی اس کے ساتھ خیانت کرتے ہیں تو بھی یہ اس سے رشتہ قائم رکھتی ہے، ہر کلمہ اُس کی تعریف میں بہت سے معانی کا جامع ہے کیا اس سے بھی زیادہ کوئی عجیب تر بات ہو گی جو تم دیکھتے ہو کہ عرب بھی کتاب کے اثر کو قبول کرتے ہیں اور کتاب نے ان کی زندگی میں بہت ہی بڑا انقلاب پیدا کیا ہے۔''

(اسلامی کتب خانے از محمد عبدالحلیم چشتی صفحہ 219-220)

- عہد عباسی کا نامور ادیب عمرو بن بحر جاحظ کہتا ہے:

''کتاب بہت اچھی ہم نشین و رفیق، بہترین افسوں و سیرگاہ، تنہائی کے وقت میں بہت اچھی مونس و غمخوار، پردیس میں معرفت کا بہت اچھا وسیلہ، بہت اچھی ہمدم و شریک ہے۔ کتاب علم سے بھرا ہوا خزانہ اور دانشمندی سے بھرا ہوا ظرف ہے۔

ایسا کون سا غم خوار و مونس ہے جو تمہارے سونے کے ساتھ سوتا اور جو تمہاری چاہت کے ساتھ بولتا ہو، زمین سے زیادہ مامون و محفوظ اور راز کو رازداروں سے بھی زیادہ پوشیدہ رکھنے والا، امینوں سے بھی زیادہ امانت کی حفاظت کرنے والا ہو (وہ کتاب ہے) اس کا نیا پن پرانا نہیں ہوتا اور اس کے جڑوں اور قوتوں سے انتشار و جدائی نہیں ہوتی۔''

(اسلامی کتب خانے از محمد عبدالحلیم چشتی صفحہ 220)

علی بن الجہم کا بیان ہے کہ

''جب کبھی مجھے سونے کے وقت کے علاوہ نیند آئی، حاجت سے زیادہ نیند بہت ہی بُری ہے تو میں نے حکمت کی کتابوں میں سے کسی کتاب کو پڑھنے کے لیے اٹھایا پھر دورانِ مطالعہ فوائدِ علمی سے طبیعت میں مسرت کی لہریں دوڑ گئیں اور کام کی باتوں کے مل جانے سے بڑی خوشی ہوئی۔ استفادہ کی مسرت قلب و دماغ پر چھا گئی۔''

کتب کے حوالہ سے دیگر آراء

- کتاب سے زیادہ نیک سلوک پڑوسی نہیں، اس سے زیادہ منصف ساتھی نہیں، اس سے بڑھ کر فرمانبردار رفیق نہیں، اس سے زیادہ منکسر مزاج استاد نہیں، اس سے زیادہ کام کا ساتھی نہیں۔ میرے علم میں ایسا کوئی درخت نہیں جو کتاب سے زیادہ طویل العمر، اس سے زیادہ کارآمد، اس سے زیادہ پاکیزہ پھل دینے والا، اس سے پہلے ثمر دینے والا، اس سے جلد پکنے والا اور ہر موسم میں اس سے زیادہ پایا جانے والا ہو۔
- کتاب اپنے سبک بار اور چھوٹی جسامت کے باوجود جس وقت اس کو تم چپ کرنا چاہو چپ ہو جاتی ہے اور جب تم بلوانا چاہو تو بولتی ہے، کون تمہارا ایسا ملاقاتی بن سکتا ہے جس کی ملاقات تم چاہو تو ایک دن چھوڑ ایک دن کرو اور چاہو تو پانچویں دن کرو، اگر تم چاہو تو تمہارے سایہ کی طرح تم سے جدا نہ ہو اور تمہارے ساتھ تمہارے جز اور عضو کی طرح رہے۔
- کتاب وہ ہے کہ اگر تم اس پر نظر ڈالو گے تو خوب نفع پہنچائے گی، تمہاری طبیعت میں تیزی، تمہاری زبان میں روانی پیدا کرے گی، تمہارے بیان کو بہتر بنائے گی، تمہارے الفاظ کو شوکت بخشے گی، تمہارے جی کو خوش کرے گی، تمہارے سینہ کو علم سے آباد رکھے گی، تمہیں عوام کی تعظیم اور بادشاہوں کی دوستی سے سرفراز کرے گی، نادان کا بوجھ برداشت کیے بغیر، طلب کی مشقت اٹھائے بغیر اور کسی اجرت پر پڑھانے والے کے دروازے پر ٹھہرے بغیر، تم جس سے اخلاق کے اعتبار سے افضل اور نسب کے لحاظ سے برتر ہو، ان کے آگے زانوئے تلمذ طے کئے بغیر، حاسدوں کی صحبت سے بچتے ہوئے اور دولت مندوں کی ہم نشینی سے محفوظ رہتے ہوئے

کتاب سے ایک مہینے میں وہ حاصل کرو گے جسے لوگوں کی زبان سے ایک زمانہ تک حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ کتاب ہی ایسی چیز ہے کہ رات میں بھی وہ تمہاری اطاعت وفرمانبرداری ایسی کرے گی جیسی اس نے اس دن میں کی ہے۔ پردیس میں بھی وہ تمہاری ایسی مطیع رہے گی جیسی وہ دیس میں مطیع رہی ہے، وہ نیند سے بیمار نہیں ہوتی اور بیداری کی سستی اسے لاحق نہیں ہوتی ہے، کتاب ایسی معلم ہے کہ اگر تمہیں اس کی طرف احتیاج ہو تو وہ تمہارے ساتھ بدعہدی نہیں کرے گی اور اگر تم اس سے پوچھنا چھوڑ دو تو وہ تم سے فائدہ کی راہ منقطع نہیں کرتی اگر تم اس سے کنارہ کشی اختیار کرو تو وہ تمہاری اطاعت سے منہ نہیں موڑے گی اور اگر تمہارے دشمنوں کا زور چلے تو وہ تمہارے خلاف نہیں ہوگی، جب تک تمہارا اس کے ساتھ ادنیٰ سا بھی تعلق قائم رہے گا۔ تنہائی کی وحشت میں بھی تمہیں بُرے ساتھی سے ملنے پر مجبور نہیں کرے گی۔

- کسی نے کتاب کے حوالہ سے کہا ہے:

''کتاب کیسی ہی کیوں نہ ہو انسان ضرور کچھ نہ کچھ سیکھتا ہے۔ اگر کچھ نہیں تو کتاب پر توجہ مرکوز کرنا ہی آجاتا ہے۔ کتاب سے اگر محبت پیدا ہوجائے تو علم سے محبت پیدا ہوجاتی ہے اور علم سے محبت خدا کے فضل کے ساتھ مل جائے تو لازماً عمل پر منتج ہوتی ہے۔''

کتب بینی کا شوق

کتب بینی کا شوق و ذوق عرب و عجم دونوں میں یکساں طور پر پایا جاتا تھا اس کا کچھ ذکر اوپر ہوچکا ہے۔ آج کتب بینی اور کتب ذخیرہ کرنے پر جو یتیمی کا دور گزر رہا ہے۔ اس میں اپنے قارئین کو کتب بینی کی طرف مزید توجہ اور کتب بینی کو مرغوب بنانے کے لئے چند حوالے مزید پیش ہیں کہ کس طرح پُرانے لوگ کتب ذخیرہ کرتے۔ کس حد تک مال خرچ کرتے اور کس طرح مطالعہ کرتے۔ بعض نے تو کتب سے ہی شادی کر رکھی تھی۔ بعض ادب کی کتب bath room میں ساتھ لے جاتے اور وہاں وقت ضائع کئے بغیر ان کا مطالعہ رکھتے اور بعض کسی سے گفتگو کے دوران اپنے ہاتھ میں موجود کتاب پر جستہ جستہ نظر ڈال لیا کرتے تھے۔

- علامہ جاحظ نامور ادیب تو کتابوں کے اس حد تک شیدائی تھے کہ کتب فروشوں کی دکانوں پر کرایہ دے کر بیٹھتے اور کتب کا مطالعہ کرتے۔ بلکہ ان کی موت بھی مطالعہ کرتے کتب کی دیوار گرنے سے ان کے نیچے دب کر ہوئی۔

(الفہرست لابن ندیم صفحہ 169 از کتب خانے محمد شفیق قصر صفحہ 76)

- امام ابن شہاب زہری کو مطالعہ کتب میں اس قدر استغراق تھا کہ دنیوی کاموں کو چھوڑ کر شب وروز کتابوں کا ڈھیر لگائے رہتے تھے۔ ایک دن ان کی بیوی نے تنگ آ کر کہا:

وَاللّٰہِ ھٰذِہٖ اَشَدُّ عَلَیَّ مِنْ ثَلَاثَۃِ الضَّرَائِرِ

یعنی بخدا یہ کتابیں مجھ پر تین سوکنوں سے بھاری ہیں۔

(تاریخ ابوالفداء جلد 1 صفحہ 204)

- ابو السعید السکری جنہوں نے کتابوں کا ایک ذخیرہ جمع کر رکھا تھا۔ ان کے متعلق یاقوت الحموی لکھتے ہیں کہ:

''انہیں مطالعہ کتب میں اس قدر انہماک تھا کہ لوگوں سے ملاقات کے وقت بھی کتاب ان کے ہاتھوں سے نہیں چھوٹتی تھی۔''

(معجم الادباء جلد 2 صفحہ 134)

- ایک مرتبہ امیر نوح بن منصور سامانی والئی خراسان نے صعب اسمٰعیل بن عباد کو وزارت کے لیے طلب کیا۔ مگر انہوں نے کئی عذر پیش کیے۔ مجملہ ان کے ایک عذر یہ بھی تھا کہ میرے پاس اتنا بڑا کتب خانہ ہے جو چار سو اونٹوں پر لایا جاتا ہے اور اتنا بوجھ اٹھوا کر میں وہاں آنے سے قاصر ہوں۔

(معجم الادباء جلد 2 صفحہ 315)

- یمن کے فرمانروا داؤد بن یوسف الترکمانی کے کتب خانے میں ایک لاکھ کتابیں تھیں۔ امیر محمود الدولہ ابو الوفاء المبشر بن فاتک مصر کے امراء میں سے تھا۔ اس نے کتابوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا تھا۔ ان میں سے اکثر ابن ابی اصیبعہ کے زمانہ تک موجود تھیں۔

(طبقات الاطباء صفحہ 99)

اس ضمن میں یہ امر نہ بھولیے کہ یہ وہ وقت تھا کہ جب صنعت کاغذ سازی اور فن طباعت کو ترقی نہ ہوئی تھی۔ طباعت و اشاعت اور رسل ورسائل کی سہولتیں ناپید تھیں۔ کتابیں کمیاب اور نایاب تھیں اور ان کے حصول کے لیے بڑی جدوجہد کی ضرورت ہوتی تھی۔

ابن المقری نے اپنی فضالہ کے ایک نسخہ کی خاطر ستر منزل یعنی 840 میل سفر کیا تھا۔

(علمائے سلف، از حبیب الرحمٰن خان شروانی صفحہ 18)

کتاب/اخبار خرید کر پڑھنا

جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں کہ مسلمان بادشاہ اپنی رعایا کو نہ صرف کتب بینی کی ترغیب دلاتے بلکہ مختلف علوم وفنون پر کتب لکھنے والوں میں انعامات تقسیم کرکے ترغیب و تحریص دیتے تھے وہاں بازار اور مارکیٹوں سے کتب خرید کر اپنے گھروں میں لائبریریاں بنانے اور مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے۔

ابتدائے اسلام میں مسلمان علماء خود کتب خریدتے، انہیں پڑھتے، نوٹس لیتے اور اپنے کتب خانے کا حصہ بنا دیتے۔ مسلمانوں میں مختلف علوم عروج کو چھونے کے بعد جب زوال پذیر ہوئے تو عیسائی دنیا نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور اب تمام علوم کی آماجگاہ مغربی دنیا بن چکی ہے۔ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ یہ قوم اپنی رقوم سے اخبار، رسائل اور کتب خریدتی ہے۔ ریل اور بسوں میں وہ اپنا اخبار خرید کر پڑھتے اور جاتے ہوئے اپنی سیٹ پر چھوڑ جاتے ہیں۔ نیا آنے والا مسافر اس اخبار یا رسالہ کو لے کر پڑھنا شروع نہیں کرتا بلکہ اس کے ہاتھ میں اپنا اخبار، ناول یا کتاب ہوتی ہے جو فوراً وقت ضائع کئے بغیر اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہی اسے پڑھنا شروع کردے گا اور مطالعہ کے impressions اس کے چہرے سے عیاں ہوتے چلے جاتے ہیں۔

(باقی آئندہ ان شاء اللہ)

بقیہ: دربارِ خلافت ...... از صفحہ 2

میں سے قرار دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے بادشاہ پہ اثر تو کیا ڈالنا تھا، بادشاہ اس سے سخت بدظن ہوگیا اور فوراً اٹھ کر چلا آیا۔ تو حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ تاریخ دانی بزرگی کے لئے شرط نہیں ہے مگر یہ مصیبت تو اس خودساختہ بزرگ نے خود اپنے اوپر سہیڑی۔ اسے کس نے کہا تھا کہ وہ تاریخ میں دخل دینا شروع کر دے۔'' (ماخوذ از خطبات محمود جلد 19 صفحہ 631 تا 633)

تو اس لئے علم صحیح ہونا چاہئے اور جو بھی بات انسان کرے اس کے بارے میں یہ تسلّی ہونی چاہئے کہ اگر وہ تاریخی لحاظ سے ہے تو تاریخ کا صحیح علم ہو اور کوئی علمی بات ہو تو اس کا صحیح علم ہو۔ اس شخص کو اس کی نفس کی خواہش نے ہلاک کر دیا۔ جب انسان سچائی سے ہٹ کر نام نہاد بزرگی اور علم کا چولہ پہنے یا اس کو پہننے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اسی طرح ذلیل ہوتا ہے یہی انجام ہوتا ہے۔

پھر ایک جگہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل کی نرمی اور امّت کے لئے درد بلکہ انسانیت کے لئے بھی درد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ کسی کو بددعا دینے کی لوگوں کو بڑی جلدی ہوتی ہے۔ ہمارا یہی اصول ہونا چاہئے کہ ہم کسی کے لئے بددعا نہ کریں بلکہ ہمیں اپنے مخالفین کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ آخر انہوں نے ہی ایمان لانا ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں چوبارے میں رہتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کمرے کے اوپر آپ نے ان کے لئے ایک اور کمرہ بنوایا تھا اور اوپر رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مکان کے نچلے حصے میں تھے کہ ایک رات نچلے حصے سے مجھے اس طرح رونے کی آواز آئی جیسے کوئی عورت دردِزہ کی وجہ سے چلّاتی ہو۔ مجھے تعجب ہوا اور میں نے کان لگا کر آواز کو سنا تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کر رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اے خدا! طاعون پڑی ہوئی ہے اور لوگ اس کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ اے خدا! اگر یہ سب لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا۔

(خطبہ جمعہ 30/ اکتوبر 2015ء)

☆...☆...☆

بقیہ: فرمانِ خلیفہ وقت ...... از صفحہ 1

کی عبادت کی طرف خالص ہوکر مائل رہیں اور ہماری اولاد کے دل بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف مائل رہیں، ان کی توجہ پیدا ہوتی رہے۔ ایسی مسجدیں بھی ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مثال دی کہ ان کی بنیاد ہی فساد پر تھی۔ لیکن ہم نے تو وہ مسجد اٹھائی ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر اٹھائی گئی تھی۔ پس مسجد کی بنیاد کی اصل خوشی یہ ہے کہ یہ ہمیں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنادے۔ اور جب اس کی تعمیر مکمل ہو تو عبادت کے لئے بے چین دلوں سے یہ بھر جائے۔

پھر اس آیت میں یہ بھی دعا ہے کہ ہمیں اپنی ایسی عبادتوں کے طریق سکھا، ہمیں ایسی قربانیوں کے طریق سکھا جو تیرے حضور مقبول ہونے والی ہیں۔ ہماری عبادتوں کے معیار بھی پہلے سے بڑھتے چلے جائیں۔ اور ہماری قربانیوں کے معیار بھی پہلے سے بڑھتے چلے جائیں۔ پس یہ مسجد، یہاں رہنے والوں پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالنے جارہی ہے، اگر اس اصل کو پکڑ لیں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے فضل سے مقبول ہوجائیں گے۔

(خطبہ جمعہ 17/ ستمبر 2010ء)

☆...☆...☆

درود شریف کی اہمیت و برکات

(مجید احمد بشیر)

ہزاروں ہزاروں درود اور سلام ہوں اس محسن انسانیت پر جس نے اپنی تعلیم و تربیت، فیض، صحبت اور دعاؤں سے عرب کی بادیہ نشین وحشی قوم میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ وہ نہ صرف انسان بلکہ بااخلاق اور باخدا انسان بن گئے اور ایک اَن پڑھ اور اُمی قوم کو دنیا کا استاد، معلم اور خدا نما وجود بنادیا۔

مجدد اعظم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو مجدد اعظم قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ہمارے نبی ﷺ اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبیؐ کے ساتھ کوئی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا چولہ نہ پہن لیا اور نہ صرف اس قدر وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت ﷺ کے نصیب نہیں ہو گی۔‘‘

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ نمبر 206)

پھر فرماتے ہیں: ’’درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مانوس تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی روح ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 206)

فانی فی اللہ

ہمارے پیارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی پاکیزہ زندگی کا ایک خوبصورت پہلو وہ دعائیں اور مناجات ہیں جس نے ایک انقلاب برپا کر دیا اور وہ انسان جو بگڑ کر حیوان بن چکا تھا اسے پھر سے انسان بنا دیا۔ بااخلاق انسان باخدا انسان ہی نہیں خدا نما انسان بنادیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس حقیقت کو اس طرح بیان فرمایا ہے:

’’وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اسے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچادیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَ غَمِّهٖ وَ حُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَ اَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 10، 11)

نہ ختم ہونے والا دعاؤں کا خزانہ

آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کا یہ خزانہ ختم نہیں ہوا۔ آخرین کا تاج سر پر سجانے والے آج بھی آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں اس سے وافر حصہ پا رہے ہیں۔ 14سو سال پرانی تاریخ دہرائی جارہی ہے۔ پہلے دور میں تکمیل ہدایت ہوئی اور اب دوسرے دور میں تکمیل اشاعت ہو رہی ہے۔ خلافت راشدہ کی نعمت پھر سے جاری ہوگئی ہے اور تثلیث کے گڑھ میں توحید کا پرچم لہرادیا گیا ہے۔ اب دین حق کا غلبہ بحر و بر پر ہی نہیں، فضاؤں میں بھی نظر آرہا ہے۔ تقریر و تحریر اور تصویر کا دنیا کے دو سو سے زائد ممالک میں نزول ہو رہا ہے۔

یوم الفرقان

حضرت مصلح موعودؓ نے فجر کے طلوع کی نوید دیتے ہوئے فرمایا تھا:

’’اس عرصہ میں یقیناً دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ یوم الفرقان ظاہر ہو گا اور کسی خاص نشان کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہو گی... احمدیت کو اس وقت تک ایسے رنگ میں غلبہ میسر آجائے گا کہ دشمن اس کو محسوس کرنے لگ جائے گا۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 529 (اسلام کے دوبارہ غلبہ کے سالوں کا ذکر از تفسیر سورہ الفجر)

اور آج ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ دشمن بھی یہ محسوس کرتا ہے کہ اب احمدیت کی مخالفت کرنا آسان نہیں رہا۔

محسن اعظم ﷺ

اور یہ سب محسن اعظم ﷺ کی دعاؤں کے طفیل ہوا ہے۔ یہ ایک ایسا گرانقدر احسان ہے جس کا شکرانہ سوائے دعا اور درود شریف کے ممکن ہی نہیں۔ اور اسی کے ذریعہ اپنے مولیٰ اور اس کے محبوب رسول کی سبھی محبت حاصل ہوسکتی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

درود شریف کی اہمیت

درود شریف کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو شرائط بیعت میں شامل فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

شرط سوم: یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889ء، مجموعہ اشتہارات، جلد اول صفحہ 159)

قرآنی حکم

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(احزاب: 57)

اس آیت کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خدا اور اس کے سارے فرشتے اس نبی کریمؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان دارو! تم بھی اس پر درود بھیجو اور نہایت اخلاص اور محبت سے سلام کر دو۔

(براہین احمدیہ صفحہ 241 حاشیہ)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

’’اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپؐ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیروں تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ کی روح میں وہ صدق و وفا تھی اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔‘‘

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء، صفحہ 50، 51 از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ 96)

ارشاد آنحضرت ﷺ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(ترمذی۔ ابواب الدعوات باب ماجاء فی فضل التوبہ و الاستغفار)

پوری کامیابی اور پوری تعریف

آپؑ فرماتے ہیں:

’’رسول اللہ ﷺ کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ہو کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہہ اُٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریمؐ نے کیا کیا ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپ کے لئے مخصوصاً فرمایا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی اور پوری تعریف کے ساتھ ہی ایک انسان دنیا میں آیا محمدؐ کہلایا ﷺ۔‘‘

(الحکم جلد نمبر 6 جنوری 1901ء صفحہ 13 از تفسیر حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 730)

عشق رسول

آنحضرت ﷺ سے آپ کو عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔ عشق رسول کا یہ خاصہ آپؑ میں اس قدر پایا جاتا تھا کہ نہ صرف آپ نے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے بلکہ اس کی دوسروں کو تاکید کرنے میں بھی کمال کر دیا۔

نور کی مشکیں

آپؑ فرماتے ہیں:

’’ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل وجان اس سے معطر ہوگیا۔ اُسی رات خواب میں دیکھا کہ آبِ زلال کی شکل پر نُور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمدؐ کی طرف بھیجے تھے۔ ﷺ‘‘

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 598)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

’’میں نے دیکھا کہ دو سقّے یعنی ماشکی آئے۔ اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں۔ اور ان کے کندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں هٰذَا بِمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 131)

درود شریف کیا ہے؟

آپؑ فرماتے ہیں:

’’درود شریف کے طفیل... اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں جاکر آنحضرت ﷺ کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہو جاتی ہیں۔ اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں... درود شریف کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔‘‘

(اخبار الحکم جلد نمبر 8 صفحہ 7 بحوالہ محامد خاتم النبیین مصنفہ محمد اسماعیل صاحب صفحہ 324)

حصول استقامت کا زبردست ذریعہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ بکثرت پڑھو مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حسن احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپؐ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ ﷺ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 38)

درود شریف کے بارہ خلفائے سلسلہ کے فرمودات

حضرت مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ارشادات

خدانمائی کا اعلیٰ ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے درود شریف کو خدانمائی کا اعلیٰ ذریعہ قرار دیا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

السلام علیك ایها النبی ورحمة الله و برکاته۔ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر محسن اور مربی کی محبت کا جوش انسان کے دل میں فطرۃً پیدا ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ رسول ﷺ کے علوم کے ہم پر کیسے کیسے احسان ہیں۔ وہی ہیں جن کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو جانا۔ مانا اور پہچانا۔ وہی ہیں جن کے ذریعہ سے ہمیں خدا کے اوامر و نواہی اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی راہیں بذریعہ قرآن شریف معلوم ہوئیں۔ وہی ہے جن کے ذریعہ سے خدا کی عبادت کا اعلیٰ سے اعلیٰ طریقہ اذان اور نماز ہمیں میسر ہوا۔ اور وہی ہیں جن کے ذریعہ سے ہم اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج تک ترقی کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ خدا سے مکالمہ و مخاطبہ ہوسکتا ہے۔ وہی ہیں کہ جن کے ذریعہ سے لا الہ الا اللہ کی پوری حقیقت ہم پر منکشف ہوئی۔ اور وہی ہیں جو خدانمائی کا اعلیٰ ذریعہ ہیں۔

(الحکم جلد 12 نمبر 15 حوالہ از محمد خاتم النبیین مصنف محمد اسماعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ص 361،362)

فطرت سلیمہ کا تقاضا

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

’’واقع میں اگر ہم اللہ کے پورے بندے اور عابد اور تعظیم کرنے والے ہیں اور مخلوق پر شفقت اور رحم کرنے والے علوم اور عقائد سے خوشحال ہوں تو یہ سب فیضان اور احسان حقیقت میں نبی کریم ﷺ ہی کا ہے۔ آپ ﷺ کے دل کے درد اور جوش نہ ہوتے تو قرآن کریم جیسی پاک کتاب کا نزول کیسے ہوتا۔ آپ ﷺ کی مہربانیاں اور توجہات اور محنتیں اور تکالیف شاقہ نہ ہوتے تو پاک دین ہم تک کیسے پہنچ سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ دین ہم تک پہنچانے کی غرض سے خون کی ندیاں بہادیں اور ہمدردی خلق کے لئے اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالا۔ تو پھر غور کا کیا مقام ہے کہ جب ادنیٰ محسنوں سے ہمیں محبت پیدا ہو جانا ہماری فطرت سلیم کا تقاضا ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کی محبت کا جوش کیوں مسلمانوں کے دل میں موجزن نہ ہو گا۔‘‘ (خطبات نور صفحہ نمبر 303)

دس گناہ اجر

اسی مضمون کے تسلسل میں آپؓ مزید فرماتے ہیں:

درود بھی درد سے ہی نکلا ہے۔ یعنی خاص درد و سوز و گداز اور رقت سے خدا کے حضور التجا کرنی۔ کہ اے مولا! تو ہی ہماری طرف سے خاص خاص انعامات اور مدارج آنحضرت ﷺ کو عطا کر۔ ہم کر ہی کیا سکتے ہیں۔ اور کس طرح سے آپؐ کے احسانات کا بدلہ دے سکتے ہیں۔ بجز اس کے کہ تیرے ہی حضور میں التجا کریں کہ تو ہی آپؐ کو ان سچی محنتوں اور جانفشانیوں کا سچا بدلہ جو تو نے آپ کے واسطے مقرر فرما رکھا ہے، وہ آپؐ کو عطا فرما۔ انسان جب اس خاص رقت اور حضور قلب اور تڑپ سے گداز ہو کر آپؐ کے واسطے دعائیں کرتا ہے۔ تو آنحضرت ﷺ کے مدارج میں ترقی ہوتی ہے۔ اور خاص رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اور پھر اس دعا گو درود خواں کے واسطے بھی ادھر سے رحمت کا نزول ہوتا ہے اور ایک درود کے بدلہ میں دس گنا اجر عطا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی روح اس درود خواں اور آپ کی ترقی مدارج کے خواہاں سے خوش ہوتی ہے۔ اور اسی خوشی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اس کو دس گنا اجر عطا کیا جاتا ہے۔ انبیاء کسی کا احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتے۔

(الحکم 12۔اپریل 1908ء از خطبات نور صفحہ نمبر 303،304)

ارشادات حضرت مصلح موعودؓ

ایک ہی دفعہ کا پڑھا ہوا درود

’’درود میں صَلِّ پہلے رکھا ہے اور بَارِكْ بعد میں۔ مسلمانوں کو شاذ ہی خیال آیا ہو گا کہ صَلِّ پہلے کیوں اور بَارِكْ بعد میں کیوں ہے۔ اور اسی ترتیب میں خوبی کیا ہے؟ جو شخص غور کرے گا اور علم سے اس پر نگاہ ڈالے گا اس پر اس کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی۔ عربی میں صلوٰۃ کے معنیٰ دعا کے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ کے معنیٰ ہوئے اے اللہ! تو رسول کریم ﷺ کے لئے دعا کر۔ اب دعا دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وہ شخص دعا کرتا ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ وہ دوسرے سے التجا کرتا ہے جیسے ماں باپ یا دوست سے مدد طلب کرنا۔ اور دوسرے اس شخص کی دعا ہوتی ہے جس کا اپنا اختیار ہوتا ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں کہ وہ خود عطا کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ بادشاہ ہے کبھی مانتا ہے کبھی نہیں۔ خدا تعالیٰ کی دعا کے معنیٰ ہیں کہ وہ ہوا، پانی، زمین، پہاڑ غرضیکہ سب مخلوق کو کہتا ہے کہ میرے بندے کی تائید کرو۔ پس اَللّٰھُمَّ صَلِّ کے یہ معنیٰ ہوئے کہ اے اللہ! تو ہر نیکی اور بھلائی اپنے رسول کے لئے چاہ۔ ایک ہی دفعہ کا پڑھا ہوا درود اگر قبول ہو جائے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔‘‘

(خطبات محمود جلد 7 صفحہ 77،78)

درود کیا ہے؟

ایک جگہ درود کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’درود دراصل اس احسان کا قرار ہے کہ جو آنحضرت ﷺ نے ہم پر کیا۔ اور احسان کا اقرار انسان کے لئے از حد ضروری ہے۔ کبھی کسی شخص کے اعمال میں پاکیزگی نہیں پیدا ہوسکتی جب تک وہ اپنے احسان کرنے والے کا احسان مند نہیں ہوتا۔ کیونکہ تمام صفائی اعمال میں احسان مندی سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم کثرت سے درود پڑھیں۔ تا کہ ہم آنحضرت ﷺ کے احسانوں کے لئے آپ کے احسان مند ہوں۔ اور پھر ہمارے اعمال میں پاکیزگی پیدا ہو... پس رسول اللہ ﷺ کے احسانوں کو یاد کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور میں کہنا چاہیئے کہ ہم تو ان کا کچھ بدلہ نہیں دے سکتے۔ تو ہی ان کا عوض رسول کریم ﷺ کو دے۔ اور اس کا اجر آپ کو عطا فرما۔ یہی درود کا مطلب ہے۔ (الفضل جلد 13 نمبر 68 پرچہ 11 دسمبر 1925ء)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

آپؒ فرماتے ہیں۔

’’ہماری زبانوں پر ہمیشہ درود جاری رہنا چاہیئے۔ محسن انسانیت حضرت رسول کریم ﷺ کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ آپ نے بنی نوع انسان سے جو پیار کیا ہے اس کو زندہ رکھنے کی کوشش ہمیشہ جاری رہنی چاہیئے تا کہ اس پیار کے نتیجہ میں جو ہمارے دل میں حضرت ﷺ کے لئے موجزن ہے ہمیں اللہ تعالیٰ کا پیار بھی حاصل ہو جائے۔ خدا کرے کہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا ہو۔‘‘

(روز نامہ الفضل ربوہ 8 فروری 1975ء صفحہ 1 تا 2، خطبات ناصر جلد ششم مطبوعہ اسلام انٹر نیشنل پبلیکیشنز 2007ء صفحہ 39 خطبہ جمعہ 31 جنوری 1975ء)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

آپؒ دعا کی قبولیت کے لئے ایک گر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’دعا کی قبولیت کے لئے ایک گُر جو آنحضرت ﷺ نے بتایا ہے، بتاتا ہوں۔ پہلے خوب اپنے رب کی حمد کر دو۔ اس کی محبت کے گیت گاؤ اور مجھ پر درود بھیجو۔ پھر جو مانگو خدا قبول فرمائے گا تو آپ بھی دعاؤں میں یہ بات نہ بھولنا کہ حمد کے ساتھ ہی بے اختیار دل سے درود کے چشمے بھی چوٹ پڑیں تا کہ ناممکن ہو جائے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لئے ان دعاؤں کا رد کرنا۔‘‘

(روز نامہ الفضل ربوہ 12۔اکتوبر 1984ء، خطبات طاہر جلد اوّل طبع دوم دسمبر 2004ء بلیک ایرو پرنٹرز لاہور صفحہ 138، خطبہ جمعہ 10 اکتوبر 1984ء)

ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

’’جب تک درد کے ساتھ جوش کے ساتھ آپؐ کے احسانوں کو سامنے رکھتے ہوئے درود شریف نہیں پڑھا جائے گا اور دل میں وہ جوش نہیں پیدا ہو گا جس سے آپؐ ﷺ پر درود بھیجنے کا حق ادا ہو تو اس وقت تک یہ درود صرف زبانی درود ہی کہلائے گا اور آپ کے دل سے نکلی ہوئی آواز نہیں ہوگی۔ تو درود شریف پڑھنے کے بھی کچھ طریقے ہیں، کچھ اسلوب ہیں، ان کو اپناتے ہوئے اگر ہم درود پڑھیں گے تو یقیناً یہ عرش تک پہنچے گا اور بے انتہا رحمتیں اور برکتیں لے کر پھر واپس آئے گا۔

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 292،293)

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

دس گنا رحمتیں

’’تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کو اپنے بندوں پر نازل کرنے کا بھی طریق آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہمیں بتادیا کہ آپ ﷺ پر درود بھیجو، آپ ﷺ کے حسن احسان کو یاد کرتے ہوئے آپ ﷺ پر درود بھیجتے چلے جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی دس گنا زیادہ رحمتوں کے وارث بنتے چلے جاؤ گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 294)

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط دوم)

(مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

علاقہ کے ایک اور اخبار The Xenia Daily Gazette نے اپنی اشاعت 6/اکتوبر 1991ء صفحہ 5 پر حضرت خلیفة المسیح الرابعؒ کی طرف سے آمدہ ہدایات اور گلف کرائسس کا حل شائع کی ہیں۔

اسی طرح ڈیٹن کے نواحی علاقہ میں ایک اخبار The Kettering-Ookwood Times نے 10/اکتوبر 1990ء کی اشاعت میں حضرت خلیفة المسیح الرابعؒ کی ہدایات کو خط کی صورت میں شائع کیا ہے جو کہ مربی صاحب کی طرف سے ہے۔

ڈیٹن ڈیلی نیوز کی 9/اکتوبر 1990ء کی اشاعت کے A-7 پر مربی صاحب کا ایک خط شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے:

An Islamic Solution To The Middle East Crisis

اس خط میں بھی مربی صاحب نے حضور رحمہ اللہ کی ہدایت کے مطابق اسلامی تعلیمات بیان کیں۔

انہی دنوں سعودیہ حکومت نے اپنے ایک اعلامیہ میں کہا کہ انہوں نے سعودی عرب میں عورتوں پر گاڑی چلانے کی پابندی عائد کی ہے۔

مربی صاحب نے یہ خبر بی بی سی پر سنی تو فوری طور پر ڈیٹن کے علاقہ میں اخبارات اور TV میں اپنا بیان دیا کہ اسلام اس قسم کی کوئی تعلیم نہیں دیتا۔ چونکہ یہ اعلان سعودی حکومت کی طرف سے ہے اس لئے یورپ اور دیگر ممالک یہ خیال کریں گے کہ یہ اسلام کی تعلیم ہے تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام عورت کو اس حق سے محروم نہیں کرتا۔ بعض صورتیں ایسی آسکتی ہیں کہ ناگزیز حالات کی وجہ سے عورت کو گاڑی چلانی پڑ جاتی ہے تو وہ چلا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مربی صاحب کا یہ بیان TV اور اخبارات میں شائع ہوا۔ چنانچہ ڈیٹن ڈیلی نیوز کی 16/نومبر 1990ء کی اشاعت صفحہ A-5 پر بڑی جلی حروف میں اس عنوان کے تحت خبر شائع ہوئی جس میں خاکسار کا انٹرویو بھی تھا۔ خبر کا حوالہ کہ سعودی عرب میں عورتوں پر گاڑی چلانے کی پابندی ہوتی ہے لاس اینجلس ٹائمز کا حوالہ سے تھی اور سٹاف رائٹر Edwina Black Well Clark نے یہ خبر بنائی۔

ڈیٹن کے ساتھ ایک اور بڑے اخبار ''سنسناٹی پوسٹ'' نے اپنی 25/دسمبر جو کہ کرسمس کا ایڈیشن تھا میں ''کارمن کارٹر'' پوسٹ سٹاف رائٹر نے خاکسار کا انٹرویو اسلامی تعلیمات کے بارے میں شائع کیا جس میں بتایا کہ اسلام کے بارے میں بہت ساری غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں مثلاً جہاد کا نظریہ اور حضرت عیسیٰؑ کی حیات و وفات کے بارے میں اور کرسمس کے تہوار کو منانے کے بارے میں مربی صاحب کی گذارشات کو شائع کیا گیا۔ یہ نصف صفحہ سے زائد پر ہے۔ اور ڈیٹن ڈیلی نیوز کی 7/دسمبر 1990ء میں صفحہ A-8 پر ہماری خبر ہے کہ لوکل مسلم لیڈر کہتا ہے کہ امریکہ کو گلف سے نکل جانا چاہیئے۔ یہ اس کا کام نہیں ہے۔ مسلمان مل کر اس مسئلے کا حل نکالیں۔ مربی صاحب کا انٹرویو شائع ہوا ہے۔

ہیوبر ہائٹس کوریر: ایک اور علاقہ کے اخبار نے اپنی اشاعت 16/جنوری 1991ء میں مربی صاحب کا انٹرویو شائع ہوا ہے کہ لوکل مسلم کمیونٹی مڈل ایسٹ کے بارہ میں بہت زیادہ تشویش رکھتی ہے۔ اور مربی صاحب کا انٹرویو شائع ہوا ہے کہ حالات کی خرابی میں زیادہ بڑا ہاتھ اسرائیل کا ہے۔ اور اسرائیل کو ہی اس کا فائدہ ہوگا اس لئے مسلم ممالک خود مل کر اسلامی طور پر اس کا حل نکالیں۔

فیئر بورن ڈیلی ہیرلڈ نے 14/جنوری 1991ء کی اشاعت میں مربی صاحب کا انٹرویو شائع کیا کہ جس میں مربی صاحب نے بتایا کہ اسلام Aggression کی قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ کسی کی زمین یا ملک یا علاقے پر جابرانہ قبضہ کیا جائے۔ اور یہ کہ مسلم ممالک خود مل کر مڈل ایسٹ میں امن قائم کریں اور غیر ملکی فوجوں کا یہاں سے انخلاء ہونا چاہیئے۔

کلیولینڈ کے لوکل اخبار نے بھی مربی صاحب کا یہی انٹرویو شائع کیا۔ جو بیڈفورڈ ٹائمز کی 3/جنوری 1991ء کی اشاعت میں ہے۔

پنسلوینیا کے اخبار ''یارک ڈسپیچ'' نے اپنی 23/جنوری 1991ء کی اشاعت میں اس عنوان سے ایک خبر دی کہ ''یارک پولیس مسلمانوں کی مسجد کی حفاظت کرے گی۔'' اس خبر میں مربی صاحب کے اس شہر یعنی یارک میں وزٹ کرنے، خطبہ جمعہ کے اس بیان کو خبر کا حصہ بنایا کہ ''احمدیہ مسلم مشنری نے مسجد یارک کا وزٹ کیا ہے اور اپنے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ عراق اور کویت اور جو کچھ وہاں ہو رہا ہے اس کو ''ہولی وار'' نہیں سمجھتی۔ یہ جنگ اسلامی تعلیمات کے بالکل خلاف اور برعکس ہے۔ اسلام کا تو مطلب ہی ''امن'' ہے اس کا مطلب نہیں کہ ''قبرستان میں امن ہوگا۔''

اس خبر کی وجہ یہ بنی کہ بعض شرپسند عیسائیوں میں ملک کے اندر مڈل ایسٹ میں حالات کی خرابی کی وجہ سے مساجد کو گرانے یا اُن پر حملہ کی خبر گردش کر رہی تھی۔ اس خبر میں ایک اور احمدی برادر سلیم مہیمن کا بیان بھی شامل ہے۔

یارک ڈیلی ریکارڈ

یارک ڈیلی ریکارڈ بھی پنسلوینیا کے شہر کا ایک بڑا اخبار ہے اس کی 19 جنوری 1991ء کی اشاعت صفحہ 10A پر ہماری اچھی بھلی خبر شائع ہوئی تصویر کے ساتھ جس میں جماعت کے لوگ بیٹھے خطبہ سن رہے ہیں۔

اس کی ہیڈ لائن یہ ہے کہ ''Local Muslims praying for peace'' یعنی لوکل مسلمان امن کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ اخبار نے گلف کے حوالہ سے خبر دی اور مربی صاحب کے خطبہ جمعہ کا حوالہ دیا کہ ہمیں امن قائم کرنا چاہئے اور یہی اسلام کی تعلیم بھی ہے۔ ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں۔ اگر ہم نے فتح پانی ہے تو ہمیں یہ فتح محبت کے ساتھ حاصل کرنی چاہئے نہ کہ جنگ کرنے سے۔ اس وقت خالد خان صاحب یہاں کے صدر جماعت تھے ان کا بیان اور برادر سلیم مہیمن صاحب کا بیان بھی اس خبر میں شامل ہے۔ تصویر میں ناموں کے ساتھ اخبار نے یہ لکھا کہ آج کا پیغام یہ ہے کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''

یو ایس اے ٹوڈے (USA Today)

یہ امریکہ کا انٹرنیشنل اخبار ہے بہت اشاعت ہے اس کی اور باہر کے ممالک میں بھی پڑھا جاتا ہے۔ گلف کرائسس کے ابتدائی دنوں ہی میں ایک دن مربی صاحب نے شام کے وقت خبر پڑھی کہ اس اخبار نے لوگوں

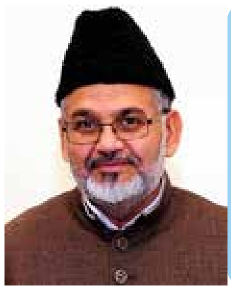

سے جنگ کے بارے میں رائے لی ہے اور جو بھی رائے دے گا اسے شائع کیا جائے گا۔ مربی صاحب ان دنوں کچھ عرصہ کے لئے واشنگٹن مسجد فضل میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے۔ مربی صاحب نے اسی وقت شام کو ہی اخبار والوں سے رابطہ کیا اور اپنا پیغام ریکارڈ کروادیا۔ یہ جیسا کہ میں نے کہا ہے امریکہ کا لیڈنگ اخبار ہے چنانچہ اخبار نے اپنی 11 جنوری 1991ء کی اشاعت کے صفحہ 13A پر سب سے اوپر مربی صاحب کا بیان شائع کیا اور دوسروں کے بیانات بعد میں نیچے۔ مربی صاحب نے دراصل ایک حدیث نبوی ﷺ بیان کر کے بتایا اور وہ یہ تھا کہ امریکہ سپر پاور ہے اسے باقیوں کی نسبت زیادہ صبر اور تحمل دکھانا چاہیئے۔ کیونکہ بہادر وہ نہیں جو کشتی میں دوسرے کو پچھاڑ دے اصل بہادری غصہ کو کنٹرول کرنا ہے۔ اگر اس وقت صبر کا مظاہرہ کیا جائے تو امن ہونے کے زیادہ امکانات ہیں۔ (شمشاد ناصر واشنگٹن ڈی سی)

مربی صاحب کے بیان کے نیچے ایک اور امریکن کا بیان تھا کہ ہمیں عراق پر 24 گھنٹے بمباری کرنی چاہیئے۔

دی سینٹر وِل۔ بیل بروک ٹائمز

علاقہ کا ایک اور اخبار جو دیگر مزید 3 شہروں میں جاتا ہے نے اپنی اشاعت 27 مارچ 1991ء صفحہ 4A پر مربی صاحب کا ایک خط شائع کیا جس میں مربی صاحب نے مڈل ایسٹ میں جنگ کے خطرات اور بدنتائج 9 نقاط میں بیان کئے۔ یہ سب Points اور نقاط حضرت خلیفة المسیح الرابعؒ نے بیان فرمائے تھے۔

میامی ویلی سنڈے نیوز کی 17 مارچ 1991ء کی اشاعت صفحہ 5 پر مربی صاحب کا مندرجہ بالا خط شائع ہوا اس اخبار نے مربی صاحب کے خط کا سارا متن شائع کیا ہے اور 11 پوائنٹس بیان کئے گئے تھے۔ یہ اخبار Troy اوہایو سٹیٹ سے شائع ہوتا ہے۔

بیڈفورڈ ٹائمز رجسٹر کی 21 مارچ 1991ء کی اشاعت صفحہ 4 پر مربی صاحب کا ایک اور خط مڈل ایسٹ (عراق) میں جنگ کے بارے میں شائع ہوا۔ اس خط کی ہیڈ لائن اخبار نے یہ لگائی

Muslim missionary says Israel benefits from war

مسلم مبلغ کہتا ہے کہ جنگ سے صرف اور صرف اسرائیل کو فائدہ پہنچے گا۔

ڈیٹن ڈیلی نیوز 9 مارچ 1991ء کی اشاعت صفحہ 4-6 پر مربی صاحب کا بیان شائع کرتا ہے کہ مڈویسٹ ریجنل مبلغ سید شمشاد احمد ناصر نے امریکہ کو مورد الزام ٹھہرایا ہے کہ وہ مڈل ایسٹ میں حالات خراب کر کے اسرائیل کی مدد کرنا چاہتا ہے جو کہ درست نہیں ہے اگر ہم یہ دیکھیں کہ عراق نے کویت پر غاصبانہ قبضہ کیا ہے تو پھر آپ اسرائیل کے بارے میں کیوں یہ نہیں کہتے کہ اس نے عربوں کی زمین پر یورپین سیکورٹی کونسل کی خلاف ورزی میں قبضہ کیا ہوا ہے۔ آپ عراق کو مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں مگر اسرائیل کو نہیں۔

زینیا ڈیلی گزٹ نے بھی 25 مارچ 1991ء صفحہ 4 پر مربی صاحب کا پورا خط شائع کیا ہے جس میں یہی نقاط دہرائے گئے ہیں جس میں امریکہ کی زیادتی اور اسرائیل کی طرف داری اور مڈل ایسٹ میں حالات خراب کرنے کی ذمہ داری امریکہ پر ڈالی ہے۔

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ہیوبر ہائٹس کوریر: 20 مارچ 1991ء میں مربی صاحب کا یہی خط شائع ہوا ہے اس کی ہیڈ لائن اخبار نے یہ دی ہے کہ

Muslim missionary shares views on Gulf war situation.

کہ مسلمان مبلغ گلف وار کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔

فیئر بارن ڈیلی ہیرلڈ: اپنی اشاعت 15 مارچ 1991ء صفحہ 7 رمضان المبارک کی خبر دیتا ہے اور ہمارا نقطہ نظر بیان کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دو فوٹوز بھی شائع کرتا ہے۔ ایک فوٹو میں مربی صاحب جاپان کے منسٹر پبلک آفیسر Hon Hideaki Ueda کو جاپانی زبان میں قرآن کریم پیش کر رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں مربی صاحب انگریزی ترجمہ قرآن کریم مسٹر کرسٹوفر لیمب کو جو کہ آسٹریلیا کے ایمبیسی میں مذہبی امور کے نمائندہ کے طور پر کام کر رہے ہیں کو دیا۔ اخبار نے مزید لکھا کہ شمشاد یہاں ہمارے شہر میں اکثر اسلام کی تعلیم بیان کرنے کے لئے وزٹ کرتے رہتے ہیں۔

اسی طرح اس اخبار کی 6 اگست 1990ء کی ایک اشاعت میں صفحہ 9 پر اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار Kay Click نے مربی صاحب کا انٹرویو شائع کیا جس میں اس نے یہ ہیڈ لائن دی ہے۔

Islamic Missionary bringing his message to fairbarn

کہ اسلامی مبلغ اپنا پیغام ہمارے شہر فیر بارن میں لے کر آیا ہے اور اس نے بھی مربی صاحب کی ایک تصویر شائع کی جس میں مربی صاحب نے سیرالیون کے ایمبیسیڈر M.B.Carw کو اسلامی کتب کا تحفہ دیا۔ مربی صاحب کے ساتھ ڈیٹن کے برادر بشیر احمد بھی ہیں۔

زینیا Xenia گزٹ: 22 جون 1991 کی اشاعت میں صفحہ 1 6 پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کے ساتھ ہمارے یہاں ڈیٹرائٹ کی یونیورسٹی میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر (پریس ریلیز شائع کرتا ہے) جس میں حضورؒ کے بارے میں تعارف بھی ہے اور جلسہ میں شامل ہونے کی خبر بھی۔

اسی طرح پلین ڈیلر نے بھی مختصراً خبر جلسہ کی، مندرجہ بالا خبر 29 جون 1991ء صفحہ 4C پر دی ہے۔

بیڈفورڈسن بینر: 27 جون 1991ء صفحہ 6A پر جلسہ سالانہ کی خبر میں مربی صاحب کا انٹرویو شائع کرتا ہے یہ امریکہ کا 43 ویں جلسہ سالانہ کی خبر ہے۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی جلسہ سالانہ میں شرکت کے بارے میں بھی ہے اور آخر میں حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت کا تعارف بھی شائع ہوا ہے۔

بیڈفورڈ ٹائمز رجسٹر اپنی 27 جون 1991ء کی اشاعت صفحہ 10 پر اس عنوان سے مربی صاحب کا انٹرویو شائع کرتا ہے کہ:

Ahmadiyya Movement believes in Understanding

یہ انٹرویو میری بیتھ Mary Beth نے لیا تھا جس میں جماعت کا تفصیلی تعارف ہے اس انٹرویو میں دو تصاویر ہیں۔ ایک حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اور آپ کے بارے میں معلومات اور دوسری کلیو لینڈ مسجد کی تصویر ہے۔ دراصل یہ انٹرویو بھی جلسہ سالانہ کے بارے میں ہے جو کہ ڈیٹرائٹ میں ہونا تھا۔ جس کا ذکر پچھلے صفحہ پر گزر چکا ہے۔

بیڈفورڈ ٹائمز رجسٹر: نے اپنی اشاعت 24 اکتوبر 1991ء میں کلیو لینڈ میں ہماری احمدیہ مسجد میں ایک انٹر فیتھ کے انعقاد پر خبر مع تصاویر شائع کی۔ اس وقت یہاں کے صدر مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب تھے۔

سڈنی ڈیلی نیوز: اپنی اشاعت 25 جون 1991ء صفحہ 8A پر امریکہ کے 43ویں جلسہ سالانہ کی مختصر خبر شائع کرتا ہے۔

فیربورن ڈیلی، ہیرلڈ: نے 27 جون 1991 صفحہ 6 پر ہمارے 43 ویں جلسہ کی خبر شائع کی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تصویر کے ساتھ مربی صاحب کی بھی تصویر ہے۔ جس میں مشی گن ڈیٹرائٹ میں حضورؒ کی جلسہ میں شرکت کی آمد اور تعارف پر مبنی رپورٹ ہے۔

Call and Post: اخبار کا نام ہے جو کہ اوہایو سٹیٹ سے ایفرو امریکن کا اخبار ہے۔ اس نے اپنی 27 جون 1991ء کی اشاعت میں مربی صاحب کا انٹرویو امریکہ کے 43 ویں جلسہ سالانہ کے بارے میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی شرکت کے بارے میں دیا ہے۔

فجی سن: یہ اخبار کیلیفورنیا سٹیٹ سے نکلتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر حنیف کویا صاحب ہیں۔ ان کے اخبار فروری 1992ء کی اشاعت میں ایک پورا مضمون مربی صاحب کے نام کے ساتھ شائع ہوا ہے ’’مسلم خلیفہ نے انڈیا کے 25 ہزار پیروکاروں کو خطاب کیا۔‘‘ اخبار میں مربی صاحب کا یہ مضمون مع حضورؒ کی تصویر کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اور حضورؒ کے خطاب کا خلاصہ بھی ہے۔

بیڈفورڈسن بینر: 26 دسمبر 1991ء کی اشاعت صفحہ D1 پر کرسمس کے حوالہ سے مربی صاحب کا ایک انٹرویو شائع کرتا ہے۔ جس میں مربی صاحب نے قرآن اور بائبل سے ثابت کیا ہے کہ 25 دسمبر حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کا دن نہیں ہے۔

اس وقت تک جتنی خبروں اور اخبارات کا تذکرہ ہوا ہے یہ کل اخبارات کا آٹھواں حصہ بھی نہیں ہے جن میں دیگر جماعتی خبریں شائع ہوئی ہیں۔

میری تقرری دسمبر 1987ء میں ڈیٹن میں ہوئی تھی اور قریباً ساڑھے 4 سال یہاں پر کام کرنے کا موقع ملا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے پریس اور میڈیا کے لحاظ سے بہت کامیابی عطا فرمائی اور ہمارے ہر فنکشن کی ہر تقریب کی خبر اخبارات میں شائع ہو جاتی تھی۔ اس کے علاوہ ٹی وی کے سارے لوکل چینل بھی ہماری خبریں دیتے تھے۔ بعض اوقات ہم تھک جاتے تھے خبر بنانے یا پریس ریلیز نکالنے میں، لیکن جب بھی خبر دی ہے وہ شائع ہوئی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

ہیوسٹن

خاکسار اس کے بعد ہیوسٹن آتا ہے اور یہ مارچ 1992ء کا سال ہے۔ یہاں پر مبلغ کا کام کرنے کے ساتھ ساتھ ایک اور اضافی خدمت یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے یہاں کی جماعت کا صدر بھی مربی صاحب کو بنایا تھا۔ یہاں پر آتے ہی ذمہ داریوں کے ساتھ پریس کے ساتھ بھی رابطہ رکھا گیا۔ مکرم داؤد منیر احمد صاحب، مکرم بابر چوہدری صاحب ابن محمد یونس چوہدری صاحب نے خاص طور پر اس سلسلہ میں میرے ساتھ تعاون کیا۔ اصل میں خبر کی اہم بات یہ ہے کہ خبر وقت پر بنا کر اخبار کو دی جائے۔ یا پریس ریلیز وقت سے پہلے بنا کر اخبارات اور TV کو دیا جائے تا کہ انہیں وقت پر پہنچے اور شامل ہونے میں دقّت محسوس نہ ہو۔

مجھے اس بات کے کہنے میں بالکل عار محسوس نہیں ہوتی کہ امریکہ کی مختلف جماعتوں میں جہاں بھی مربی صاحب کو کام کرنے کا موقع ملا ہے اگر میں یہ کہوں کہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے پریس اور میڈیا کو اسلام اور احمدیت کے بارے میں شعور ملا ہے تو اس میں کچھ مغالطہ اور مضائقہ نہ ہو گا۔ اس سے قبل مسلمانوں کی کوئی برانچ، کوئی گروہ بھی پریس کے ساتھ رابطہ نہ رکھتا تھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ جماعت احمدیہ کی اتنی خبریں آرہی ہیں تو انہوں نے بھی پریس کے ساتھ رابطہ کیا اور چونکہ مسلمانوں کے گروہوں کو مڈل ایسٹ اور دیگر حکومتوں سے پیسہ بھی ملتا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے بڑی بڑی عالیشان مساجد اور اپنے مراکز بنائے ہوئے ہیں۔ جس کی زندہ مثال حالیہ سعودی حکومت کا بھی بیان ہے کہ اب ہم یورپ وغیرہ میں لوکل ائمہ کو چارج دے رہے ہیں اور ہم انہیں کوئی فنڈنگ نہیں کریں گے وغیرہ۔ دو تین ماہ پہلے یہ خبر گردش میں رہی ہے۔ (جاری)

23 ستمبر 2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:54	18:16
مدینہ منورہ	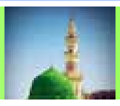	04:53	18:17
قادیان	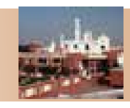	04:56	18:24
ربوہ		04:36	18:03
اسلام آباد ٹلفورڈ	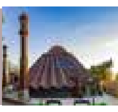	05:22	18:58